کا انتظام ہو۔ اور ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ کسی محرم کے ساتھ آئیں،

(۹) عام گداگروں کی ممانعت کے ساتھ فی الواقع مستحق و معذور یتامیٰ اور محتاج و مساکین کے لئے دار المساکین قائم کیا جائے جس میں ایسے افراد کی کفالت و پرورش ہو سکے،

(۱۰) مجاورین کی عام بیدخلی کے بعد ان میں جو حضرات واقعی مستحق و حضور داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ کے صحیح جانشین و متقی و متشرع ہوں ان کی ماہانہ خدمت کا بھی خیال رکھا جائے تاکہ نیک و بد، خلف ناخلف میں امتیاز ہو۔ اور ایسے نیک طینت اور شریف النفس حضرات زراعت کے ساتھ داتا صاحب رضی اللہ عنہ کے روحانی فیض سے معتقدین کو مستفیض فرماتے رہیں،

(۱۱) دربار شریف کی آمد و خرچ کا حساب ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ شائع کیا جائے۔ اگر حکومت ان معروضات پر غور فرما کر ان تجاویز کو عملی جامہ پہنائے تو ہمیں امید ہے کہ اہل اسلام بڑھ چڑھ کر حکومت کے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائیں گے اور یہ دینی قومی، اہم امور بخیر و خوبی جاری رہیں گے۔ اور ملک و ملت کے لئے بہت ہی مفید و بہتر ثابت ہوں گے،

(از، رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ)

تبصرہ

غبار خاطر (مجموعہ مکتوبات مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم) سائز ۱۸×۲۲، ضخامت ۲۹۶ صفحات غیر مجلد ارزاں ایڈیشن قیمت تین روپے شائع کردہ، مکتبۂ جدید، بیرون لوہاری دروازہ، لاہور

مولانا مرحوم کے مکتوبات کا یہ مجموعہ پہلی مرتبہ ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور جسکی قیمت چھ روپے تھی اور مرحوم کی دوسری تصانیف کی طرح ہر طبقے میں بیحد مقبول ہوا۔ اس وقت تک اس کے چھ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اس مقبولیت کے پیش نظر مکتبۂ جدید نے اس کا ارزاں اڈیشن شایع کیا ہے، تاکہ وہ لوگ بھی خرید سکیں جو چھ روپے خرچ نہیں کر سکتے،

مولانا مرحوم جیسا کہ مرتب نے مقدمہ میں لکھا ہے بلاشبہ جامع حیثیات تھے۔ وہ بیک وقت مصنف بھی تھے اور مقرر بھی، مفکر بھی تھے اور فلسفی بھی، ادیب بھی تھے اور مدبر بھی، دینی علوم میں بھی تبحر رکھتے تھے اور انشا پردازی میں بھی وحید العصر تھے، ان خطوط کی دلکشی کا اظہار لفظوں کے ذریعے سے بہت مشکل ہے۔ ع ذوق ایں بادہ ندانی بخدا تا نچشی

بظاہر یہ وہ خطوط ہیں جو جیل میں دل بہلانے کے لئے لکھے گئے۔ لیکن غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مولانا نے انہیں اپنی وسعت معلومات کے اظہار کا دلکش ذریعہ بنایا ہے کسی خط میں تاریخی معلومات کا دریا بہایا ہے تو کسی خط میں فلسفیانہ نکتے بیان کئے ہیں کسی خط میں شعر و سخن کی مجلس آراستہ کی ہے۔ تو کسی خط میں اپنی زندگی کے واقعات سے روشناس کیا ہے، کوئی خط ایسا نہیں جسمیں عربی فارسی اور اردو کے اشعار ذہنی مسرتوں کا سامان مہیا نہ کرتے ہوں، انداز ایسا دلکش ہے کہ کتاب ہاتھ سے رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ مثلاً ایک فقرہ درج کیا جاتا ہے

"چوبیس برس کی عمر میں جبکہ لوگ عشرت شباب کی سرمستیوں کا سفر شروع کرتے ہیں، میں اپنی دشت نوردیاں ختم کر کے تلووں کے کانٹے چُن رہا تھا"

آخری خط سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو فن موسیقی سے بھی اس درجہ آگاہی تھی کہ اگر وہ چاہتے تو عربی، ایرانی اور ہندی موسیقی پر ایک کتاب لکھ دیتے،

مکتبۂ جدید نے اس کتاب کا ارزاں ایڈیشن شائع کر کے مولانا کی نہیں، بلکہ اپنی شہرت میں اضافہ کر لیا ہے،